۱۔ تاریخ کے ماخذ

گزشتہ برس ہم نے بھارت کے قدیم دَور کا مطالعہ کیا۔اس برس ہم عہدِ وسطٰی کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق نویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کے عہد کو بھارت کی تاریخ کا عہدِ وسطٰی مانا جاتا ہے۔اس سبق میں ہم عہدِ وسطٰی کے تاریخی ماخذ کا مطالعہ کریں گے۔

زمانی ترتیب کے لحاظ سے ماضی میں واقع ہونے والے واقعات کے بارے میں تحقیق اور باضابطہ معلومات کو تاریخ کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

لفظ'تاریخ' کے معنی - کسی چیز کے ظہور کا وقت، کسی عظیم واقعہ کے وقت کا تعین۔زمانہ کا عرصہ۔

شخص، سماج، مقام اور زمانہ ایسے چار عناصر ہیں جو تاریخ کے نقطۂ نظر سے نہایت اہم ہیں۔تاریخ قابلِ اعتبار شہادتوں پر مبنی ہونی چاہیے۔انہی قابلِ اعتبار شہادتوں کو تاریخی ماخذ کہا جاتا ہے۔

ہم ان تاریخی ماخذ کو ماڈّی (طبعی) ماخذ، تحریری ماخذ اور زبانی ماخذ کے طور پر درجہ بندی کرکے ان کا مطالعہ کریں گے۔اسی طرح ہم ان ماخذ کی قدر پیمائی بھی کریں گے۔

ہم جس تاریخی واقعے کا مطالعہ کرتے ہیں اس واقعے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس سے متعلق بہت سی باتوں پر غور کرنا ہوتا ہے۔اس کے لیے ہمیں تاریخی ماخذ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ہمیں ان تاریخی ماخذ کی تفتیش کرکے ان کی اصلیت کا پتا لگانا پڑتا ہے۔ان ماخذ کا بڑی ہوشیاری اور باریک بینی سے استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔

ماڈّی (طبعی) ماخذ :

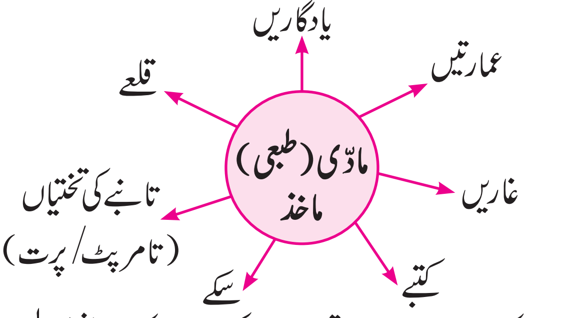

مذکورہ بالا اشیا اور عمارتیں یا اُن کی باقیات کو تاریخ کے طبعی ماخذ کہا جاتا ہے۔

تاریخ کے ماڈّی (طبعی) ماخذ میں قلعوں کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔قلعوں کی کچھ اہم قسمیں ہیں جیسے پہاڑی قلعے، جنگلاتی قلعے، بحری قلعے اور زمینی قلعے۔اسی طرح یادگاروں میں سمادھیاں، شہیدوں کی یادگار، مقبرے اور عمارتوں میں شاہی محل، قصرِ وزارت، رانی محل اور عام لوگوں کے گھر شامل ہیں۔ان ماخذ کے مطالعے سے ہمیں اس عہد کی تاریخ کی معلومات حاصل ہوتی ہے، فنِ تعمیر کی ترقی کا علم حاصل ہوتا ہے اور اس عہد کی معاشی حالت، فنونِ لطیفہ کا معیار، طرزِ تعمیر اور عوام کی طرزِ رہائش کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

بتایئے تو بھلا!

سکّوں کے ذریعے ہمیں تاریخ کا پتا کیسے چلتا ہے؟

آیئے، جان لیں!

قدیم زمانے سے کوڑی، دمڑی، دھیلا، پائی، پیسا، آنہ، روپیا وغیرہ جیسے سکے رائج رہے ہیں۔ان سکوں کی بنیاد پر کچھ ضرب الامثال، محاورے ہماری زبان میں مستعمل ہیں مثلاً

کوڑی کے کام کا نہیں

چمڑی جائے دمڑی نہ جائے

پائی پائی کا حساب رکھنا

روپیا پیسا ہاتھ کا میل ہے

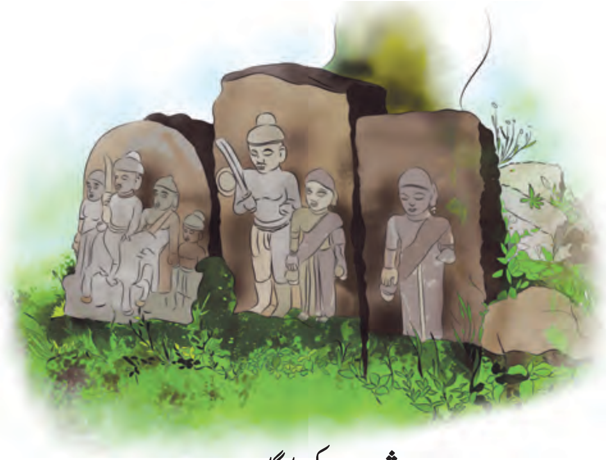

شہیدوں کی یادگار

مختلف حکمرانوں کے دور میں رائج سونے، چاندی اور تانبے کی دھاتوں سے تیار کردہ سکے تاریخ کے ماخذ کے طور پر بے حد اہمیت رکھتے ہیں۔ ان سکوں کے مطالعے سے ہمیں حکمرانوں، ان کے عہدِحکومت، ان کے نظم ونسق، مذہبی تصوّرات اور شخصی تفصیلات وغیرہ کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں اس عہد کے معاشی لین دین، معاشی حالت اور دھاتوں کے علم کے ارتقا کا بھی پتا چلتا ہے۔ مغل شہنشاہ اکبر کے رائج کردہ سکوں پر رام سیتا کی تصویروں یا حیدرعلی کے رائج سکوں پر شیو پاروَتی کی تصویروں سے ہمیں ان حکمرانوں کے عہدِحکومت میں پائی جانے والی مذہبی ہم آہنگی کا علم ہوتا ہے۔ پیشواؤں کے رائج کردہ سکوں پر عربی یا فارسی زبان کا استعمال ہوتا تھا جس کی وجہ سے ہمیں اس عہد میں رائج زبانوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔

پیشوا عہد کے سکّے

حیدرعلی کے سکّے

کتبے (سنگی تحریریں) یعنی پتھروں یا دیواروں پر کندہ تحریریں مثلاً تنجاور کے برہدیشور مندر کے احاطے کی تحریر۔ ہمیں چالوکیہ، راشٹرکوٹ، چول اور یادو حکمرانوں کے عہد کی سنگی تحریریں بھی دریافت ہوئی ہیں۔ سنگی تحریروں کو تاریخ نویسی کا ایک نہایت اہم اور قابلِ اعتبار ماخذ مانا جاتا ہے جس کی وجہ سے زبان، رسم الخط اور سماجی زندگی جیسے اہم معاملات کی تفہیم میں آسانی ہوتی ہے۔

تانبے کی پرت یا پلیٹوں پر کندہ تحریروں کو تامر پٹ (پرت) کہا جاتا ہے۔ تانبے کی ان پرتوں پر شاہی فرمان اور فیصلوں وغیرہ کی معلومات کندہ ہوتی تھیں۔

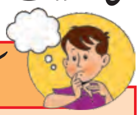

کیا آپ جانتے ہیں؟

چیتیہ وِہار، خانقاہیں، مندریں، کلیسا، مساجد، آتش کدے، قلعے، مقبرے، گرودوارے، چھتری، سنگ تراشی، کنویں، زینے دار باولیاں، مینار، فصیل، ملبوسات، ہتھیار، برتن، زیورات، کپڑے، فنکاری کے نمونے، کھلونے، اوزار اور موسیقی کے آلات (ساز) وغیرہ کا شمار تاریخ کے طبعی ماخذ میں ہوتا ہے۔

تحریری ماخذ : عہدِ وسطیٰ کے دیوناگری، عربی، فارسی اور موڑی جیسے رسم الخط زبان کی مختلف شکلوں، بھوج پتروں، پوتھیوں، مذہبی کتابوں، گرنتھوں، شاہی فرمان، سوانح اور تصویروں کی مدد سے ہمیں اس عہد کے اہم تاریخی واقعات کی معلومات ملتی ہے۔ ان کے علاوہ کھانے پینے کی اشیا، عوامی زندگی، لباس، رہن سہن، خیالات ونظریات، تقریبات اور تیج تہواروں کا بھی علم ہوتا ہے۔ ان تمام اشیا کو تاریخ کے تحریری ماخذ کہا جاتا ہے۔

تحریری ماخذ

- خط وکتابت ومراسلات
- شجرے
- شاہی دربار کے روزمرہ کے کام کاج کی دستاویز
- تذکرے، تواریخ
- غیرملکی سیاحوں کے سفرنامے
- گرنتھ سوانح
- شاہی فرمان، فیصلے

عہدِ وسطیٰ میں غیر ملکی سیاح بھارت آئے۔ انھوں نے اپنے سفرنامے تحریر کیے۔ ان سیاحوں میں البیرونی، ابنِ بطوطہ، نکولس، منوچی وغیرہ شامل ہیں۔ بابر کی سوانح، کوی پرمانند کی سنسکرت زبان میں تحریر کردہ شیواجی کی سوانح 'شری شیو بھارت' اسی طرح مختلف حکمرانوں کی سوانح اور ان کی مراسلت اور خط وکتابت کے مطالعے سے ہمیں ان کی حکومتی پالیسیوں، نظم ونسق اور سیاسی تعلقات کا علم ہوتا ہے۔

تواریخ یا تاریخ کے معنی ہوتے ہیں واقعاتی ترتیب۔ البیرونی، ضیاء الدین برنی، مولانا احمد، یحییٰ بن احمد، مرزا حیدر، بھیم سین سکسینہ وغیرہ کی تحریر کردہ تواریخ ہمیں دستیاب ہیں۔

'بکھر' دراصل عربی لفظ 'خبر' کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ بکھر مہاراشٹر میں وجود میں آنے والی تاریخ نویسی کی ایک قسم ہے۔ بکھر کے ذریعے ہمیں اُس زمانے کے سیاسی انقلابات، زبان، ثقافتی زندگی، سماجی حالات وغیرہ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ مراٹھی کے زیادہ تر بکھر چونکہ واقعات گزر جانے کے بہت عرصے بعد لکھے گئے تھے اس لیے ان میں اکثر سنی سنائی معلومات پر زور دیا گیا ہے۔ سبھاسد بکھر، مہیکاوتی بکھر، اکیانوے نکاتی بکھر، چٹنس کی بکھر، بھاؤ صاحب کی بکھر، کھرڈیا کی لڑائی کی بکھر جیسی اہم بکھریں تھیں۔ اس ضمن میں رابرٹ آرم، ایم۔ سی۔ اسپرنگل اور گرانٹ ڈف جیسے معاصر مغربی مؤرّخین کی کتابیں بھی اہم ہیں۔

آئیے، عمل کر کے دیکھیں

- پُواڑے اور ادی واسی گیتوں کا ذخیرہ تیار کیجیے۔
- اسکول کی ثقافتی تقریبات میں انھیں پیش کیجیے۔

زبانی ماخذ : عوامی روایات میں نسل در نسل منتقل ہونے والے چکّی کے گیت، لوک گیت، پُواڑے، کہانیاں، دنت کتھا، فرضی حکایات وغیرہ کے ذریعے ہمیں عوامی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس قسم کے ماخذ کو تاریخ کے زبانی ماخذ کہا جاتا ہے۔

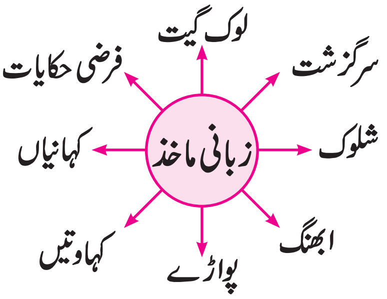

مذکورہ بالا تینوں اقسام کے ماخذ کی بنیاد پر تاریخ تحریر کی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ تحریر کردہ تاریخ میں بھی تحقیق کا کام مسلسل چلتا رہتا ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے نئے ماخذ اور نئی معلومات سامنے آتی ہے۔ ان نئے ماخذ اور نئی معلومات کے مطابق تاریخ کو دوبارہ تحریر کیا جاتا ہے مثلاً ہمیں اپنے دادا دادی، اپنے والدین اور اپنے زمانے کی تاریخ کی کتابوں میں کسی نہ کسی حد تک فرق ملتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

تاناجی پُواڑا: اس پواڑے کے مصنف شاعر تلسی داس ہیں۔ اس پواڑے میں سینھ گڑھ کی مہم کا بیان ہے۔ اس میں تاناجی، شیلار ماما، شیواجی مہاراج اور ویرماتا جیجا بائی کے خوبصورت مزاج کی عکاسی ہے۔ مذکورہ پواڑے کا کچھ حصہ یہاں دیا گیا ہے۔

मामा बोलाया तो लागला । ऐंशी वर्षीचा म्हातारा ।।
''लगिन राहिले रायबाचे तो मजला सांगावी ।।
माझ्या तानाजी सुभेदारा । जे गेले सिंहगडाला ।।
त्याचे पाठिरे पाहिले । नाही पुढारे पाहिले ।।
ज्याने आंबारे खाईला । बाठा बुजरा लाविला ।।
त्याचे झाड होउनि आंबे बांधले ।
किल्ला हाती नाही आला ।।
सिंहगड किल्ल्याची वार्ता ।
काढू नको तानाजी सुभेदारा ।।
जे गेले सिंहगडाला । ते मरूनशानी गेले ।।
तुमचा सपाटा होईल । असे बोलू नको रे मामा ।।
आम्ही सूरमर्द क्षत्री । नाही भिणार मरणाला ।।''

کچھ تو کہیے!

تاریخی ماخذ کی نگہداشت اور تحفّظ کی تدابیر تجویز کیجیے۔

تاریخی ماخذ کی قدر پیمائی : مذکورہ بالا تمام تاریخی ماخذ کو استعمال کرنے سے پہلے کچھ احتیاطی تدابیر لازمی ہوتی ہیں۔ یہ ماخذ معتبر ہیں یا نہیں اس کے بارے میں ہمیں چھان پھٹک کرنا ہوتا ہے۔ ان ماخذ میں اصل اور نقل کے فرق کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔ ان میں شامل مواد کے مطابق، ان کا معیار طے کیا جاسکتا ہے۔ تاریخ نویس کی صداقت، اس کے ذاتی مفادات پر مبنی تعلقات، عہد، سیاسی دباؤ جیسے عوامل کا مطالعہ بھی لازمی ہوتا ہے۔ اس بات کو بھی اہمیت حاصل ہوتی ہے کہ حاصل کردہ معلومات سنی سنائی ہے یا تاریخ نویس نے خود اپنی آنکھوں سے یہ واقعہ دیکھا ہے۔ تحریر میں مبالغہ آرائی اور تصنع پر بھی غور کرنا پڑتا ہے۔ اس معلومات کا اسی عہد کے دوسرے ماخذ سے موازنہ کرنا پڑتا ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حاصل کی ہوئی معلومات یکطرفہ، غیر متعلق یا مبالغہ آمیز ہو اس لیے اس معلومات کا استعمال نہایت باریک بینی اور صحت کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ ہمیشہ جانچ پڑتال کرنے کے بعد ہی ان ماخذ کا استعمال کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ تاریخ لکھنے کے دوران تاریخ نویس کی غیر جانب داری اور مستقل مزاجی بہت اہم ہوتی ہے۔

مشق

(۱) مندرجہ ذیل خانوں میں چھپے ہوئے تاریخی ماخذ کے نام تلاش کرکے لکھیے۔

ع	ن	ت	ر	ب	ش	د	ج	س	م
ج	م	ا	ط	پ	ز	ن	ی	ل	ق
ل	ی	ر	ی	و	ص	ت	ی	گ	ب
ن	ا	ی	ن	ا	ہ	ک	پ	ن	ر
ع	د	خ	ر	ط	ڑ	تھ	س	ب	ے
ے	ڑ	پ	ک	ے	س	ا	ب	ل	ب

(۲) آئیے، لکھیں :

۱۔ یادگاروں میں کن اشیا کا شمار ہوتا ہے؟

۲۔ تواریخ سے کیا مراد ہے؟

۳۔ تاریخ نویسی کے دوران مؤرّخ کے کون سے پہلو اہم ہوتے ہیں؟

(۳) گروہ سے الگ لفظ تلاش کرکے لکھیے :

۱۔ مادّی (طبعی) ماخذ ، تحریری ماخذ ، غیر تحریری ماخذ، زبانی ماخذ

۲۔ یادگاریں ، سکے ، غار ، کہانیاں

۳۔ بھوج پتر ، مندر ، گرنتھ ، تصویریں

۴۔ اشعار ، تواریخ ، کہانیاں ، روایتی حکایات

(۴) وضاحت کیجیے :

۱۔ مادّی (طبعی) ماخذ

۲۔ تحریری ماخذ

۳۔ زبانی ماخذ

(۵) کیا تاریخی ماخذ کی قدر پیمائی ضروری ہوتی ہے؟ اپنی رائے دیجیے۔

(٦) اپنی رائے لکھیے :

۱۔ کتبوں کو تاریخ نویسی کا قابلِ اعتبار ماخذ مانا جاتا ہے۔

۲۔ زبانی ماخذ کی بنیاد پر عوامی زندگی کے مختلف پہلو سمجھے جاسکتے ہیں۔

سرگرمی :

۱۔ اپنے قریبی میوزیم کا دورہ کیجیے۔ آپ جس تاریخی عہد کا مطالعہ کر رہے ہیں اس کے ماخذ سے متعلق معلومات حاصل کرکے اپنی بیاض میں اس کا اندراج کیجیے۔

***

5Y98N7